غیر مسلموں کے ساتھ تجارت

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نعمانہ خالد بنت خالد صدیق ،پنجاب یونیورسٹی شعبہ علومِ اسلامیہ لاہور پاکستان میں ایم ۔اے علوم اسلامیہ کےلئے مقالہ بعنوان "مسلم معاشرے میں غیر مسلموں کی مصنوعات سے استفادہ ۔دینی ومعاشی اعتبار سے جائزہ" لکھ رہی ہوں ۔اس سلسلے میں آپ کی مدد درکار ہے ۔برائے مہربانی سوال کا جواب مرحمت فرما کر سائل کی اعانت فرمائیں تاکہ حق کو پالینا آسان ہو۔سوال : آج کل مسلم معاشروں میں غیر مسلموں کی مصنوعات کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے جبکہ یہ امر واضح ہے کہ غیر مسلم (مثلاً یہود وقادیانی) ان مصنوعات کی فروخت سے حاصل کیا جانے والا منافع مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مظلوم مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے پر خرچ کرتے ہیں ۔اس ضمن میں غیر مسلموں کے معاشی مقاطعہ کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ نیز یہ بھی واضح فرمادیں کہ مسلمان اپنے ہاں غیر موجود مصنوعات اور معاشیات وسہولیات کی درآمد غیر مسلم ممالک سے کرسکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرچہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام امر، یا فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نبی کریم بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کرلیا کرتے تھے ۔جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی ۔لیکن موجودہ حالات ،جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جارہے ہیں اور ہم سے منافع کما کر ہمارے ہی خلاف استعمال کیا جارہا ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جارہا ہے ۔ہمیں ان کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چائے ۔اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے ۔کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ تجارت کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے ،جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے ۔حدیث نبوی ہے : لاضرر ولاضرار [ابن ماجہ].تمام مسلمان ممالک کو چاہیئے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک کی باہمی تجارت کو فروغ دیں ۔تاکہ کسی مسلمان کا کوءی نقصان نہ ہو۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ